145460 ـ بیوی کو طلاق دیتے ہوئے کہا: تجھے ایسی طلاق جس میں رجوع نہیں ہے

سوال

ایك شخص نے اپنی بیوی كو طلاق دی اور عدت ختم ہونے سے قبل اس سے رجوع كر لیا، اور تقریبا دس برس كے بعد ان كے مابین جھگڑا ہوا جس كے نتیجہ میں بیوی نے طلاق كا مطالبہ كر دیا، اور پڑوسیوں كے سامنے پانچ بار سے بھی زائد خاوند كو طلاق دینے پر ابھارا، چنانچہ خاوند نے كاغذ لیا اور اس میں درج ذیل كلمات لكھے:
میں فلان بن فلان نے اپنی بیوی فلان بنت فلان كو شرعی طلاق دی جس میں كوئی رجوع نہیں ہے، اور اس پر دو آدمیوں كو گواہ بھی بنایا.
ایك ماہ گزرنے كے بعد پڑوسیوں نے آ كر ان كے مابین صلح كرا دی تو خاوند نے بیوی سے رجوع كر لیا، تو كیا یہ رجوع صحیح ہے یا نہیں كیونكہ اس نے كاغذ میں تو لكھا تھا كہ ایسی طلاق جس میں كوئی رجوع نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں تفصیل ہے؛ اگر وہ طلاق جس میں اس نے رجوع كیا تھا پہلی طلاق تھی، اور پھر اس نے یہ طلاق دی تو اسے بھی ایك طلاق شمار كیا جائیگا اس طرح یہ دوسری طلاق ہوگی چاہے اس نے كہا ہو اس میں كوئی رجوع نہیں؛ كیونكہ یہ ایك طلاق كے حكم میں ہے، چاہے وہ اس میں یہ كہے طلاق بائن یا اس میں رجوع نہیں، یا پھر تین طلاق كے الفاظ بولے؛ كیونكہ صحیح وہی ہے جو ہم فتوی دے رہے ہیں.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی كا ثبوت ملتا ہے جیسا كہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما كی حدیث میں ہے وہ بیان كرتے ہیں:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے دور میں اور ابو بكر صدیق كے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ كی خلافت كے ابتدائی دور میں تین طلاق ـ ایك لفظ میں ـ كو ایك طلاق ہی شمار كیا جاتا تھا "

اس طلاق كو بھی جمع كیا جائے تو یہ دو طلاقیں ہو جائیں گی اور خاوند كو رجوع كرنے كا حق حاصل ہوگا جب تك بیوی عدت میں ہے، اور حاملہ بھی ہو تو عدت میں رجوع ہو سكتا ہے اور باقی ایك طلاق رہ جائیگی.

لیكن اگر وہ سابقہ طلاق جس میں رجوع كیا گیا تھا دوسری طلاق تھی تو اس كے بعد رجوع نہیں ہے كیونكہ یہ تیسری طلاق ہوگی تو اس طرح تین طلاقیں پوری ہو جائیں گی اور اسے رجوع كا حق نہیں رہےگا، اہل علم كا یہی قول ہے "

انتهى

فضيلة الشيخ عبد العزيز بن باز رحمه الله .